AL-AASAR Journal
uarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

قدرتی آفات اور ان کے اسباب اسلامی اور سائنسی تناظر میں تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of Natural Disasters and Their Causes in Islamic and Scientific Perspectives

Syed Muhammad Hanif Agha
Ph.D. Research Scholar, Faculty of Usuluddin, Islamic International, University, Islamabad
syedmhanifagha@gmail.com
Syed Hayatullah
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Loralai, Baluchistan
Syed.hayatullah@uoli.edu.pk
Anjum Riaz
Lecturer, Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women's University, Baluchistan
anjumriaz3@yahoo.com

Abstract
Natural disasters, hardships, and various diseases in this world can be understood as trials, punishments, or consequences of disobedience to Allah. These occurrences are considered a test or retribution from Allah. This article adopts a research-based approach to examine the phenomenon. According to Islamic teachings, such events result from human corruption on earth, whereas science attributes them to atmospheric changes and underground movements. These disasters lead to significant loss of life and property. In such situations, three groups of people have specific responsibilities. Government authorities: implementing precautionary measures. Scholars: advising people to refrain from disobedience to Allah. General public: practicing patience, repentance, and seeking forgiveness.

Keywords: *Natural Disasters, Divine Punishment, Human Responsibility.*

تمہید

زمین پر واقع ہونے والے حوادثات اور قدرتی آفات و مصائب اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان، عذاب اور نافرمانی کے نتیجے میں واقع ہوتے ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کی قدرت، بڑائی کا ظاہر ہونا اور نافرمان بندوں کے لئے تخویف اور ترہیب مقصد ہوتی ہے۔ ہم ذرائع ابلاغ کے ذریعے سنتے اور دیکھتے رہتے ہیں کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں سیلاب، طوفان، زلزلے، وبائی بیماریاں اور دوسرے حوادث پیش آتے رہتے ہیں جن سے نہ صرف مالی وجانی نقصانات ہوتے ہیں بلکہ کثرت تعداد میں لوگ مرتے دم تک نفسیاتی بیماریوں کے شکار ہوجاتے ہیں۔ کائنات کے میں اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو خبردار کرتا رہتا ہے اور کچھ ایسی علامات مؤمنوں کے سامنے نمودار کرتا ہے جن سے وہ درس عبرت حاصل کرے۔ انسان ایک حالت میں نہیں ہوتا بلکہ انسانی زندگی کے اندر مختلف حالات اور واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ قدرتی آفات سے دنیا کا عذاب یا دنیاوی زندگی میں مختلف قسم کی آفات، مصیبتیں، مختلف امراض مراد ہیں۔ اور یہ

AL-AASAR Journal
uarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اشیاء دنیا میں انسان کو اس وجہ سے پیش آتے ہیں تا کہ انسان گناہ، ظلم، شرک کفر، سرکشی، اور نافرمانی توبہ گار ہو کر واپس اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ سائنس کی نظر میں قدرتی آفات ماحول کی مختلف کیفیت کو قدرتی آفات کی وجہ قرار دیا جاتا ہے۔ ماحول میں بارش کا نہ ہونا، فضائی آلودگی، خراب زمین، اجناس کا نہ ہونا، موجودہ زمانے میں لسانیت کی بنیاد پر فسادات، دہشت گردی اور مختلف ملکوں میں جنگی صورت حال یہ قدرتی آفات کے اسباب ہیں۔

قدرتی آفات کا مفہوم

انسان پر کوئی بڑا حادثہ یا مصیبت آنا جو تباہی کا سبب ہو اس کو قدرتی آفات کہا جاتا ہے۔ قدرتی آفات ایک ایسا حادثہ واقع ہوتا ہے جو ماحول اور معاشرے پر اثر انداز ہو۔ قدرتی آفات ہر زمانے میں انسان کی تباہی کا سبب بنی ہیں۔ ہر وقت قدرت کے اصولوں کے مطابق آتی رہیں گی۔ قدرتی آفات، سیاسی، معاشی اور نظام زندگی میں خلل ڈال دیتی ہیں۔ اس سے معاشرے پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں قدرتی آفات دنیا کے ہر علاقے میں مختلف قسموں میں نمودار ہوتی ہیں کبھی زلزلوں کی صورت میں کبھی سیلابوں کی صورت میں، کبھی قحط سالی کی صورت میں، کبھی خانہ جنگی کی صورت میں اور قدرتی آفات ہر زمانے میں آئی ہیں اور آتی رہیں گی۔[1]

قدرتی آفات اسلام کے تناظر میں

قدرتی آفات کی وجوہات اور اسباب اسلام کے تناظر میں اس طرح دیکھے جاسکتے ہیں کہ جب کوئی ملت یا قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کے احکامات سے روگردانی کرلیتی ہے تو اس پر مختلف صورتوں میں آفات نازل ہو جاتی ہیں۔ نظامِ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے قوانین اور ان کے فرمودات ناقابلِ تبدیل اور ناقابلِ تغیر ہیں۔ مؤمن کے لیے اجتماعی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے ضوابط میں کوئی کمی بیشی نہیں ہے۔ وہ اقوام جو اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کے احکامات کے مطابق زندگی گزارتے ہے اللہ تعالیٰ ان کی غیبی نصرت کرتا ہے۔ اگر کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے حکم سے دور رہے اور اس کے احکامات پر عمل پیرا نہ ہو اور اس کے رسول کے طریقوں سے روگردانی کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اس قوم کو آزمائشوں، تکلیفوں اور مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ یہ قوم واپس اپنے دین کی طرف رجوع کرے قوموں پر جو عذاب آتا ہے وہ اعمالِ بد کا نتیجہ ہے۔ قرآن کریم میں جو عذاب اور آزمائش کی حکایتیں اور اس کے ساتھ ساتھ سزاوں کا تذکرہ آیا ہوا ہے اس کی بنیادی وجہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اعمالِ بد کا نتیجہ ہے۔ اکثر قوموں پر ان کے اعمالِ بد اور اللہ تعالیٰ

[1] پروفیسر محمد انور، جدید طبعی جغرافیہ، وائٹ روز پبلیشر، لاہور، 2005ء، ص187

AL-AASAR Journal
uarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کی نافرمانی کے سبب مصیبتیں آئی ہیں۔زمانہ گزشتہ میں قدرتی آفات کی واقعات اس بات کی دلیل ہے کہ جب کوئی ملت یا کوئی گروہ نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، ظلم، سرکشی، بے حیائی اور بے دینی کا ارتکاب کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر مختلف قسم کی آفات، عذاب اور مصیبتیں نازل فرمائی۔جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب لانے کا فیصلہ کرلے تو پھر یہ عذاب کوئی بھی دور نہیں کر سکتا۔اُمت مسلمہ جب گناہوں اور نافرمانیوں کے دلدل میں پھنس جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی ان کے دلوں سے ختم ہوجائے تو پھر ان پر مختلف قسم کی عذاب اور آفات نازل ہوجاتی ہیں۔قدرتی آفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور تنبیہ اور بطور امتحان بھی ہوتی ہیں۔زمین پر زندگی کے ہر شعبے میں جو فساد اور بے چینی پیدا ہورہی ہے وہ مختلف شکلوں میں چاہیئے غربت کی شکل میں ہو یا قحط سالی کی شکل میں یا مختلف جان لیوا بیماریوں کی شکل میں ہو یا طوفانوں کی صورت میں ہو یا زلزلوں کی صورت میں ہو ان سب کی وجہ اور سبب انسانوں کے گناہ اعمالِ بد کا نتیجہ اور اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی کا نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سورۃ الروم میں ارشاد فرمایا۔

"ظَهَرَالفَسادُ فِي البَرِوَالبَحرِبِماكَسَبت اَيدى النَاسِ لِيُذِيقَهُم بَعضَ الَذي عَمِلواَلعَلّهُم يَرجِعُونَ"[2]

ترجمہ: خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کی وجہ سے فساد ظاہر ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ وہ (اپنی بداعمالیوں سے) واپس آجائیں۔

مطلب گناہوں اور نافرمانیوں کے سبب مختلف قسم کی بیماریاں، مصیبتیں، قحط سالی، عذاب، بے چینی، قتل وغارت گری، ناپ تول میں کمی وغیرہ یہ سب انسان کے اعمالِ بد کی مثالیں ہیں۔

قدرتی آفات سائنس کے تناظر میں

سائنس کا دعوی ہے کہ جب سے زمین تیار ہوئی اس پر مختلف واقعات پیش آتے رہے ہیں جیسا کہ زلزلے، طوفان، قحط سالی، بارشیں، خانہ جنگی اور سیلاب شامل ہیں۔زلزلہ زمین کی ان حرکات کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے زمین میں لرزش پیدا ہوجاتی ہے۔یہ زلزلہ آتش فشاں، پہاڑی علاقوں میں کوئی آتش فشاں کے پھٹنے اور اس سے لاوا یا کوئی اور چیز کے اخراج کے دوران جو جنبش پیدا ہوتی ہے وہ زلزلے کا سبب اور علت ہے۔اسی طرح زمین کے اندر جھٹکے محسوس ہونا یا جنبش کا پیدا ہونا "زلزلہ" کہلاتا ہے۔سائنس زلزلے

[2] سورۃ الروم:41

AL-AASAR Journal
uarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کی جو اسباب بتاتی ہے وہ یہ کہ جب سے زمین پیدا ہوئی اس کے مرکز میں اس وقت سے آگ پائی جا رہی ہے۔ لوہا جس انداز سے گرمی پر پھلاتا ہے اس سے کہیں زیادہ حرارت زمین میں موجود ہے۔ اس حرارت کی وجہ سے کبھی زمین میں مختلف تہیں اپنی مقام سے ہٹ جاتی ہیں جس کے نتیجہ میں زلزلے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح موسلا دھار بارشیں، تیز ہوائیں برف کا پھگلنا یا ڈیم میں جمع شدہ پانی کا اچانک تیزی سے خارج ہونا یہ اسباب سیلاب کی وجہ بن سکتے ہیں اسی طرح جب مرکز میں کم دباؤ پیدا ہو جائے اور ارد گرد تیز ہوا کا دباؤ ہو تو طوفان پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر 100 کلو میٹر ایک گھنٹے کے حساب سے سمندر پر ہوا چلے تو اس سے سمندری طوفان پیدا ہوتا ہے یا ایسی بارش جس میں گرج چمک کے ساتھ ہوا بھی چلیں اس سے بھی طوفان پیدا ہوتا ہے اسی طرح لمبی عرصے تک بارش کا نہ ہونا ،غذائی کاشت میں مختلف قسم کی بیماریاں لگنا، سیلاب، آفات اور سخت آندھی، زرخیز زمین کی کمی، گلیشیر کا بن جانا، جنگلات کی کٹائی یہ بھی قحط سالی کے اسباب ہیں۔ اگر ملک میں سیاسی عدم استحکام ہو ملک معاشی حوالے سے کمزور ہو، اگر ملک کا عدلیہ خود مختار نہ ہو، ملک میں رہنے والوں کو مساوات کا حق حاصل نہ ہو، تعصب کی فضا قائم ہو، غربت کی شرح زیادہ ہو، طبقے، مذہب اور لسانیت کی بنیاد پر اختلاف ہو، بیرونی اور داخلی مداخلت بدانتظامی اور افراتفری پیدا ہو جائے پھر خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے۔[3] سائنس کا یہ دعوی ہے کہ زلزلہ زمین کی ان حرکات کو کہا جاتا ہے جن کی وجہ سے زمین میں لرزش پیدا ہوتی ہے۔ اس سے زمین کی سطح اگے پیچھے یا نیچے حرکت شروع کر لیتی ہے۔ زلزلہ دراصل آتش فشاں پہاڑی علاقوں میں کسی آتش فشاں کے پھٹنے سے جو لاوا نکلتا ہے وہ زلزلے کا سبب بنتا ہے۔ زلزلے زمین کی سطح سے چند میل دور نیچے پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں سے زلزلے کی ابتدا ہوتی ہے اس کو زلزلہ کا مرکز کہا جاتا ہے۔ موسلا دھار بارش، زمین کے کسی ٹکڑے کا پھسل جانا، ڈیموں میں پانی کا جمع ہونا، پانی کا تیزی کے ساتھ بہنا، برف کا پگھلنا ،برف کے ٹکڑے یہ سب سیلاب کے اسباب بن سکتے ہیں۔ اسی طرح سمندر کا طوفان اکثر سیلاب سخت طوفانی ہواؤں اور سمندر کے اتار چڑھاو کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح قحط سالی جیسا کہ فصلوں کے مسائل اور ان کی بیماریاں یا بے ترتیب اناج کی پیداوار یہ قحط سالی کے اسباب بن سکتے ہیں[4]

قدرتی آفات کا معاشرے پر اثرات

معاشرے میں مختلف قسم کی امراض، اموات اور مالی نقصانات کا انحصار قدرتی آفات پر بھی ہوتا ہے۔ یونیسف (یکم ستمبر 2022ء)

---

[3] نور الحق، پانیزئی، انٹرویو، چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ، 25-5-2010

[4] عبد الوحید، ڈاکٹر، اردو انسائیکلوں پیڈیا، ص346

AL-AASAR Journal
uarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ودیگر کی رپورٹ کے مطابق شدید بارشوں، سیلاب اور لینڈ سیلائیڈنگ سے 3 کروڑ 30 لاکھ افراد متاثر ہوئے، جبکہ 11 سو سے زائد لوگ جان دے گئے، 287000 گھر مکمل جبکہ 662000 جزوی تباہ ہوئے، ڈیموں کی قلت تقریباً دس ارب ڈالر کے نقصان کا سبب بنی۔[5] ترقی یافتہ ممالک میں قدرتی آفات سے کثرت اموات واقع ہوتی ہیں ۔ ان کے اثرات زیادہ تر رہائش پذیر علاقوں ،کاروباری علاقوں ،اور صنعتی علاقوں پر ہوتے ہیں ۔قدرتی آفات انسان کی نفسیات پر اثر انداز ہوتی ہے جیسے بے سکونی ، بے چینی، پریشانی، کھانے پینے اور سونے کی تبدیلی بھی شامل ہے۔قدرتی آفات کے متاثرین کو ان کے مزاج کے مطابق نہ صحیح گھر ملتے ہیں نہ معیاری تعلیم ،نہ صحیح کھانا،نہ صحیح نقل حمل کے ذرائع ان سے متاثرین کا معیارِ زندگی خراب ہوجاتاہے۔ کبھی کبھی متاثرین ایسے عارضی گھروں میں رہائش اختیار کرتے ہیں جو تعلیمی اداراں سے اور سرکاری دفاتر سے دور پڑ جاتے ہیں جو ان کے بس سے باہر ہوجاتے ہیں۔ کسی بھی علاقے پر قدرتی آفات کے اثرات کا ازالہ یا قیمت کم نہیں کر سکتا ہے۔قدرتی آفتوں کے ظاہری اثرات اسی وقت بہت شدت سے محسوس کی جاتی ہے سیلاب کی وجہ سے بازاروں میں نکاسی آب کا نظام خراب ہوجاتاہے۔ سخت سیلاب میں رہائشی مکانات کو شدید نقصانات پہنچ جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عمارتیں ختم اور تباہ ہوجاتیں ہیں ۔لوگ آلودہ پانی پینے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔سیلاب کے پانی سے مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ زلزلوں کا بھی معاشرے پر تباہ کن اثرات نمودار ہوتے ہیں۔لوگوں کا مرنا،زخمی ہونا،سامان کے نقل میں تعطل آنا،زمینی کٹاؤ اور نفسیاتی مسائل شامل ہیں۔ قحط سالی کا بھی معاشرے پر اثرات مرتب ہوتے ہیں جیسا کہ غذائی قلت،ذہنی بے سکونی،افراد کی کمی،کمزوری،اموات اور مختلف قسم کی بیماریاں شامل ہیں۔[6]

قدرتی آفات کی اقسام

زلزلہ

زلزلہ در اصل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور ہماری اعمال بد کا نتیجہ ہے۔ زمین پر ہونے والی ہر معصیت عذاب کا سبب ہے خاص طور پر جب فحاشی اور عریانی عام ہوجائے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ظاہر ہوجائے تو پھر لوگوں پر مختلف قسم کی آفات نازل ہوتی ہیں جن میں زلزلہ بھی شامل ہے۔زلزلے اچانک واقع ہوجاتے ہیں ان کے وقت کے بارے میں کوئی بھی پیشگوئی نہیں کرسکتا نہ آج تک کوئی ایسا

[5] مولوی محمد فہد حارث،قدرتی آفات اور ہماری ذمہ داریاں،ماہنامہ البینات،2023ء،ص 1

[6] پروفیسر دین محمد،روزنامہ جنگ 31 مئی 2010 کوئٹہ

AL-AASAR Journal
uarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

آلہ یجاد ہوا جو زلزلے کی اطلاع دے سکے۔ زلزلے سے شہری آبادی چند لمحوں میں کھنڈر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ دنیا کے مختلف علاقوں میں زلزلے آتے ہیں سب سے سخت اور خطرناک زلزلہ 1556 میں چین کے صوبہ شنسی میں آیا تھا۔ اس سے تقریباً آٹھ لاکھ لوگ جان بحق ہو گئے اور کروڑں کے حساب سے لوگ متاثر ہو گئے اسی طرح 1935 میں بلوچستان کے شہر کوئٹہ میں زلزلہ آیا تھا۔ اس میں تقریباً ساٹھ ہزار لوگ جان بحق ہو گئے تھے۔ زلزلہ دراصل عذاب الہیٰ کے ایک قسم ہے زلزلہ کی اہم وجہ فحاشی کا غلبہ ہے۔ جب فحاشی عام ہو گی تو زلزلہ آئے گا موجودہ زمانے میں انسانی آبادی فحاشی میں مبتلا ہے جو سبب ہے قہر خداوندی کا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

"اذاظہرت الفاحشة كانت الرجفة"[7]

ترجمہ: جب فحاشی عام ہو گی پھر زلزلے آئے گی

طوفان

ہوا کا اتنی تیزی سے چلنا جس سے زندگی کا نظام متاثر ہو، آندھی کہلاتا ہے۔ یہ موسم کی تبدیلی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ طوفان میں ہوائیں اتنی تیز چلتی ہیں کہ زمین کہ ہر چیز کو الٹ پلٹ کر دیتی ہیں۔ طوفان اکثر گرم اور خشک علاقوں میں ہوتا ہے جہاں ہوا کا دباؤ کم ہو اور مضافات کی ہوا دباؤ کی کمی کو مکمل کرنے کے لئے تیزی کے ساتھ جاری ہوتی ہے۔ طوفان ایک ایسی قدرتی آفت ہے جو تمام چیزوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور کبھی کبھی طوفان کی وجہ سے موسم بھی خراب ہو جاتا ہے۔ کبھی طوفان کے ساتھ تیز ہوائیں گرج چمک کے ساتھ موسلادار بارش بھی ہوتی ہے۔ طوفان اکثر تیز ترین ہواؤں اور بارشوں یا گرج چمک کی وجہ سے ہوتا ہے۔[8]

سیلاب

پانی کا ایسا بہاؤ جس سے انسانی آبادی اور کاشت والی زمینں متاثر ہوں "سیلاب" کہلاتا ہے۔ سیلاب بھی ایک قدرتی آفت ہے اور انسانوں کے لئے خطرے کا باعث ہے جو عام طور پر زمین کو پانی سے سیر اب اور خراب کر لیتا ہے۔ سیلاب اکثر اوقات تیز بارشوں اور برف کے پگھلنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔[9]

---

[7] کرنالوی، مولانا محمد اصغر کتاب، زلزلہ حادثہ یا عذاب، اردو بازار، کراچی، 2006ء، ص 73

[8] عبد الوحید، ڈاکٹر، اردو انسائیکلوپیڈیا، فیروز سنز، کراچی، 2003ء، ص 666

[9] گینڈی گولبیو، خشک سالی اور خوراک کا جغرافیہ، (ناشر)، 1998ء، ص 1063

AL-AASAR Journal
uarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

قحط سالی

بروقت بارشوں کے نہ ہونے کے ساتھ اشیاء خورد ونوش کی کمی یا ناکافی ہونا قحط سالی ہے۔ زمین پر مختلف قسم کی خرابیوں کی وجہ سے خوراک کی اشیاء ناقص اور خراب بن جاتی ہیں جس کی وجہ سے خوراک کی قلت پیدا ہو جاتی ہے۔ قحط سالی کوئی نئ آفت نہیں ہے بلکہ یہ بہت زمانے سے آرہی ہے۔ قحط سالی انسانوں اور جانداروں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ عام طور پر اپنے ساتھ ملکی مشکلات، فقر فاقہ اور مختلف قسم کی بیماریاں بھی پیدا کرتی ہے۔ قحط سالی سے لوگ پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں اور ملکی سطح پر بڑی تباہی ہو جاتی ہے۔ قحط سالی کا اہم سبب بارشوں کا نہ ہونا ہے جس سے فصلیں اور غذائی مواد کی پیداوار ختم ہو جاتی ہے۔ بارش کا پانی میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کا رزق رکھا ہے۔ جب غذائی فصلیں نہ ہوں تو پھر غلہ کی کمی محسوس ہو گی۔ قحط سالی افریقی ملکوں میں کثرت سے پائی جاتی ہے وہاں لوگ قحط سالی کی وجہ سے دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں اور غربت کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ قحط سالی بھی قدرتی آفات کی ایک قسم ہے۔[10]

خانہ جنگی

جب کسی ملک کے عوام کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے اور امن کی کوئی امید نہ ہو تو پھر ملک خانہ جنگی کا شکار بن جاتا ہے۔ خانہ جنگی کا اصل محرک حکومت کی طرف سے منظم قانون کا نہ ہونا اور لوگوں کی آپس کی دشمنیاں ہے۔ امریکا، افریقی ممالک، ساوتھ ایشیاء ، عراق، شام، افغانستان اور دیگر ممالک خانہ جنگی کے شکار ہیں۔ خاص طور پر مسلمان ممالک بہت تیزی کے ساتھ خانہ جنگی کی لپیٹ میں آرہے ہیں۔ ملکی سطح پر ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہے ایک قومی ملک میں دو گروہوں یا دو تنظیموں کے درمیان نسلی طور پر یا ملکی سطح پر یا مذہبی سطح پر لڑائی ہو جائے اس کو خانہ جنگی کہا جاتا ہے۔[11]

قدرتی آفات اور ان کا سدباب اسلامی تناظر میں

موجودہ دور میں ہم پر جو آفتیں نازل ہو رہی ہیں یہ مسلم قوم کے لئے ایک آزمائش اور امتحان ہے یہ درحقیقت گناہوں کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ ان گناہوں کے خلاف کوئی بھی آواز نہیں اٹھاتا ہے نہ کوئی روکنے والا

---

10 عبد الوحید، ڈاکٹر، اردو انسائیکلوپیڈیا، ص، 443

11 جیمز فیریب، عراق کی خانہ جنگی بین الاقوامی امور میں اپریل 2007

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہے۔ آج کل معاشرے میں کیا عریانی، فحاشی، بے دینی کس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کیا یہ ہمارا فریضہ نہیں بنتا کہ ہم بحیثیت مسلم قوم مسلمانوں کو سیدھے راستہ کی طرف بلائے اور ان کو گناہوں سے روکے۔ قدرتی آفات انسانوں کے اپنے اعمالِ بد کا نتیجہ ہے۔ ان کا تدارک اور سدباب اسلامی تعلیمات ہی میں پوشیدہ ہے۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی میسر ہوگی۔ جب اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں میسر ہوگی تو اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے نوازیں گے اور ہم عذابِ الہیٰ سے محفوظ ہوں گے۔ ہمیں اپنے اعمالِ بد پر اللہ کے حضور میں صدق دل سے توبہ کرلینی چاہیے کیونکہ قدرتی آفات سے بچنے کا یہ ایک آسان علاج ہے۔ قدرتی آفات سے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لئے ہمیں اپنے نفس کی اصلاح پر توجہ لازمی ہے۔ آج اُمت مسلمہ گناہوں میں اس حد تک پھنس چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی ان کے دلوں سے ختم ہوگئی ہے۔ اسی غفلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر مختلف قسم کی آفات نازل کی ہے۔ گناہوں کے سبب نعمتیں ختم ہوجاتی ہیں اور آفتوں کا نزول شروع ہوجاتاہے۔

قرآن کریم میں سورۃ العنکبوت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"وَماَكَانَ اَللّٰه لِيَظلِمَهُم وَلَكِن كَانُوا اَنفُسهُم يَظلِمُون"[12]

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہیں بلکہ یہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے دنیا میں ان پر کیسی آفات آئیں۔ جب کوئی ملت اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈالتی ہے تو وہ کیسے ذلیل ہوجاتی ہے۔ زمین پر گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب پھیل رہے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا بدلہ اسی دنیا میں دے تاکہ وہ ان گناہوں سے روگردانی کریں۔ موجودہ معاشرے میں مختلف قسم کی آفات چاہیے مختلف بیماریاں ہوں، تنگدستی، طوفان، زلزلے، بارشوں کا نہ ہونا، مختلف قسم کے حادثات ان سب کی بنیادی وجہ مسلمانوں کے گناہ اور اللہ تعالیٰ کی احکامات سے غافل ہونا ہے۔

[12] سورۃ العنکبوت:40

AL-AASAR Journal
uarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اسی طرح سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"فَانزَلنَاعَلی اَلذِینَ ظَلَمُوا رِجزاًمِنَ السَماءِ"[13]

ترجمہ: پس جن لوگوں نے ظلم کیا ان پر ہم نے آسمان سے عذاب نازل کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں جو آفات نازل ہوتی ہیں وہ انسان کے اعمالِ بد کا انجام ہے مطلب قدرتی آفات کا تعلق انسان کے اعمال سے وابسطہ ہے۔

قدرتی آفات اور ان کا سدباب سائنس کی تناظر میں

اکثر ملکوں میں ایسے ادارے اور کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں جو ہر وقت قدرتی آفات کے وقت اور اس سے قبل انسانوں کی مدد کرتی ہیں انسانوں کو ان آفات سے محفوظ کرتے ہیں اور ان غم زدہ خاندانوں کی مختلف طریقوں سے مدد کرتی ہیں تاکہ وہ واپس اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں۔ ان رفاہی اداروں کا کام طبی امداد، صحت، غذائی اشیاء، تعمیر اور ترقی کے لیے لوگوں کی گروہ بندی کرنا پھر ان کو باقاعدہ تربیت دینا ہے تاکہ یہ لوگ متاثرین کی خدمت کر سکے اور ان کو گھروں اور خوراک کی سہولیات مہیا کریں اس بات کا امکان ہے کہ قدرتی آفات کے اثرات کو مناسب حکمت عملی کے ذریعے کم کیا جائے مثلاً آفات کے نقصانات سے بچاؤ کرنے کے لئے پہلے سے اعلانات کیے جائے، آفات کے حوالے سے پیشن گوئی کرنا اور عوام کو مطلع کرنا، آفات کے نقصانات کو روکنے کے لیے انتظامیہ کو تیار رکھنا، ایسے سانحات کی روک تھام کے لئے ترقیاتی کاموں کی منصوبہ بندی کرنا، نقصانات کا اندازہ لگانا، انتظامی اور امدادی امور کے لیے منصوبہ بنانا، ایسا طریقہ اختیار کرنا جن کی وجہ سے ذرائعِ نقل وحمل کی سہولیات متاثر نہ ہو۔ سیلاب سے بچاؤ کے لیے ڈیم کی تعمیر کرنا، نالے بنانا، سیلابی ریلے کو روکنے کے لئے مٹی کی دیواریں بنانا۔ قحط سالی کی روک تھام کے لئے پانی کو ڈیموں میں جمع کرنا، کسانوں کو کھاد اور آبپاشی کے ذرائع سے مزین کرنا، زلزلے کے سدباب کا ایک اہم ذریعہ زلزلہ سے بچاؤ والے مکانات کی تعمیر، معیاری عمارات کا عمل، جہاں زلزلے آنے کا خطرہ ہو وہاں تعمیر نہ کرنا، اسی طرح خانہ جنگی کے سدباب کے لیے معاشرے کو بے انصافی سے سے بچانا، خارجی مداخلت کو روکنا، عوام کے درمیان مساوات والی حکمت عملی اختیار کرنا، لسانیت اور مذہب کے نام پر تعصبات کا خاتمہ کرنا نیز مہنگائی اور غربت کا خاتمہ بھی شامل ہے۔[14]

---

13 سورۃ البقرۃ:59

14 اقبال محسن، ڈاکٹر، زلزلہ حقائق تدابیر اور تجاویز، روزنامہ ڈان، کراچی، ص،18

AL-AASAR Journal
uarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خلاصہ

اس وقت ہم جن آزمائشوں میں مبتلا ہے یہ سب اعمالِ بد کا نتیجہ ہے۔ قدرتی آفات ہمارے اعمال کی وجہ سے ہم پر نازل ہو رہی ہیں۔ بحیثیت مسلمان ہمیں اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول نبی کریم ﷺ کے احکامات پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ آج ہمارے معاشرے میں بے حیائی ،عریانی ،فحاشی ،بے دینی ، ظلم ،مہنگائی ،بد امنی ،دھوکہ بازی ،ملاوٹ ،ناپ تول میں کمی یہ سب عذاب الٰہی کو دعوت دینے والے کام ہیں۔ زلزلہ، قحط سالی، قتل وغارت گری، ظلم اور بے چینی یہ سب ہمارے اعمالِ بد اور ہمارے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ جس قوم نے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ان پر مختلف قسم کے عذاب نازل ہوئے ہیں۔ قرآن کریم میں جن قوموں کا تذکرہ ہوا آفات کے حوالے سے اس کی بنیادی وجہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ اسلام ہمیں گناہوں سے بچنے اور روکنے کا حکم دیتا ہے تاکہ آپ لوگ عذابِ الٰہی سے محفوظ رہے۔ سائنس کا یہ نظریہ ہے کہ بہتر منصوبہ بندی نہ ہونے کی وجہ سے اور لوگوں کو آگاہی نے دینے کی وجہ سے لوگ ان آفات کے شکار ہو جاتے ہیں۔ سائنس کی یہ تدبیر ہے کہ پہلے لوگوں کو اطلاع دے تاکہ وہ پہلے سے ذہنی طور پر تیار رہے اور انتظامیہ متاثرین کے لیے خوراک اور رہائش کا بندوبست کرے ۔ متاثرین کے نقصانات کا ازالہ کرے۔ رفاہی ادارے متاثرین کے ساتھ مالی تعاون کرے قدرتی آفات سے پہلے ان کی نشاندہی کرے۔